بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

یکشنبہ

فی پرچہ ۱ / ۱

جلد ۳ | ۱ ۔ ہجرت ۱۳۲۸ ہش | یکم مئی ۱۹۴۹ء | نمبر ۹۹

دفاعِ پاکستان کے لئے ہر ممکن قربانی کا تہیہ

لندن ۳۰ ۔ اپریل: ۔ آج ایک دعوت میں پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خان نے تقریر کرتے ہوئے کہا ۔ حکومت پاکستان مملکت کے دفاع کے لئے ہر ممکن انتظام و قربانی کا تہیہ کر چکی ہے ۔ اس دعوت میں پاکستان فوج کے ۵۰ افسروں کے علاوہ ان افسروں نے بھی حصہ لیا جو برطانیہ میں ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں ۔

آپ نے کہا ۔ پاکستان کے آئندہ مالی سال میں دفاع پر چھبیس کروڑ روپیہ خرچ کرنے کے لئے رکھا ہے ۔ آپ نے ان افسروں کو یقین دلایا ۔ کہ حکومت انہیں بھی پاکستان کے سفیر ہی خیال کرتی ہے ۔ اور ملک کی پشت پناہ سمجھتی ہے اور ان کا ہر طرح سے خیال رکھیگی ۔

دعوت کے آخر میں خان لیاقت نے فرداً فرداً ان افسروں سے مصافحہ کیا ۔ اور جداگانہ سے گفتگو کی ۔

اکنامکس کانفرنس ختم ہو گئی

لاہور ۔ ۳۰ اپریل: ۔ آل پاکستان اکنامکس کانفرنس کے آخری اجلاس میں الوداعی تقریر کرتے ہوئے مسٹر زاہد حسین صدر پاکستان اکنامک ایسوسی ایشن نے فرمایا ۔ اکنامک ریسرچ کے سلسلے میں ایک نہایت وسیع پلان مرتب کیا گیا ہے جسے نئے سال کے دوران میں عملی جامہ پہنانے کی پوری پوری کوشش کی جائے گی ۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا جہاں تک اکنامک ریسرچ کا سوال ہے ۔ قبائلی علاقے ہماری خاص توجہ کے مستحق ہیں ۔ چنانچہ اس نئے پلان میں ان کی اقتصادی بہتری اور خوشحالی کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے ۔ ان غیر ترقی یافتہ علاقوں کا اکنامک سروے وہ سب سے پہلا کام ہے جسے حکومت پاکستان اکنامک ایسوسی ایشن نئے سال کے اوائل میں اپنے ہاتھ میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے

کراچی ۔ ۳۰ اپریل: ۔ معاہدہ پاکٹ درمیان پاکستان و جاپان کی رو سے جاپان پاکستان کو ریلوے ۔ بجلی مشین ۔ سوتی کپڑا اور سوت دے گا اور اس کے معاوضہ میں پاکستان سے پٹ سن ۔ روئی ۔ اون اور کھالیں لے گا ۔

ہوگ یا لطوگ گیہوں کی قیمت ۔ ۱۲ روپے فی من ہو گی یہ قیمت میں کمی ڈپوؤں پر ۸ مئی سے شروع ہو گی ۔

امیر البحر نمٹز کی تصریحات

لیک سکیس ۔ ۳۰ اپریل: ۔ کشمیر میں رائے شماری کے منتظم امیر البحر نمٹز نے ایک بیان میں مہاجرین کی واپسی پر زور دینے کے بعد کہا ہے ۔ کہ وہ خود کشمیر کمیشن کی گفتگو میں حصہ لے کر خود وہاں ماحول کا جائزہ لیں گے آپ کے خیال میں استصواب رائے کشمیر کی گرمیوں میں ہو سکے گا

— لاہور ۔ حکومت مغربی پنجاب کے ایک اعلان کے مطابق راشن اور غیر راشن شدہ علاقے میں سرکاری ذخیروں سے گیہوں اور آٹا ایک روپیہ فی من کم قیمت پر ملے گا ۔

امریکہ اور روس کے نمائندوں میں اڑھائی گھنٹے گفتگو

نیویارک ۳۰ اپریل: ۔ امریکہ کے سفیر آزاد مسٹر فلپ جیسپ نے برلن کی ناکہ بندی کے متعلق کل ڈھائی گھنٹے تک مجلس اقوام کے سوویٹ مندوب مسٹر یعقوب ملک سے بات چیت کی یہ ملاقات روسی وفد کے دفتر میں ہوئی ۔ اور مسٹر جیسپ نے کہا کہ وہ وزیر خارجہ سے ملاقات کے بعد کوئی بیان دے سکیں گے ۔ آپ نے ایک نامہ نگار کے دریافت کرنے پر کہا ۔ میں کہہ نہیں سکتا آج رات کوئی اطلاع شائع ہو گی یا نہیں ۔ میں دیکھوں گا یا چلا جاؤں گا اور آیا میری کوئی اور ملاقات روسی مندوب سے ہو گی ۔ دبی بی سی)

اخبارِ احمدیہ

لاہور ۳۰ شہادت: ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے ۔ کہ نسبتاً کچھ فرق ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے متعلق دعائیں جاری رکھیں

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت نزلہ اور ضعف کی وجہ سے علیل ہے اور آنکھیں بھی دکھتی ہیں ۔ احباب دعا کریں ۔

— محترم نواب عبداللہ خان صاحب کی طبیعت کئی روز سے ایک ہی حالت پر ٹھہری ہوئی ہے ۔ اور بخار رہتا ہے ۔ جو ۹۹ اور ۱۰۰ کے درمیان رہتا ہے ۔ احباب نواب صاحب کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ سے نوازے ۔

نزد و دور سے

شنگھائی ۳۰ اپریل: ۔ کمیونسٹ فوجوں کے متعلق آخری اطلاع یہ ہے ۔ کہ وہ کونشان کی طرف بڑھ رہی ہیں ۔ یہ شہر شنگھائی سے ۵۰ میل مغرب کی طرف واقع ہے ۔

بمبئی ۔ ۳۰ اپریل: ۔ مسز وجے لکشمی پنڈت سفیر ہندوستان در امریکہ آج بمبئی سے واشنگٹن کے لئے روانہ ہو گئیں ۔ آپ کل لندن پہنچ جائیں گی ۔ جہاں پانچ روز تک قیام کر کے ۶ مئی کو واشنگٹن روانہ ہو جائیں گی ۔

حیدر آباد ۳۰ اپریل: ۔ حکومت حیدر آباد نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ میر لائق علی ان کے رفقاء کار اور سید قاسم رضوی کے مقدمات کی سماعت ایک ساتھ شروع ہو ۔ چنانچہ سید قاسم رضوی پر ۔۔۔ الزام قتل کی فائل گلبرگہ ٹونسہ سے منگوائی گئی ہے ۔

سیالکوٹ ۔ ۳۰ اپریل: ۔ سیالکوٹ کے ڈپٹی کمشنر پیر احسن الدین کو ریاست چترال کا پولیٹیکل ریذیڈنٹ مقرر کیا گیا ہے ۔ آپ ۱۰ مئی کو چارج سردار عبدالصمد ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر لیں گے ۔

کراچی ۳۰ اپریل: ۔ حکومت مآب نواب بہاولپور دس سال تبدیلی آب و ہوا کے لئے پالم پور کی بجائے انگلینڈ جا رہے ہیں ۔ ڈاکٹروں کا مشورہ تھا ۔ کہ اس سال پالم پور کی فضا بھی راس نہ آئے گی ۔

پشاور ۔ ۳۰ اپریل: ۔ براڈکاسٹنگ کے کنٹرولر مسٹر زیڈ اے بخاری کا کہنا ہے کہ کراچی ریڈیو سٹیشن بیرونی ممالک کی نشریات ۱۴ اگست سے شروع ہو جائیں گی ۔ کیونکہ مستقبل قریب ہی میں دو پچاس کلوواٹ کے طاقتور ٹرانسمٹر لگائے جا رہے ہیں ۔

ڈھاکہ ۔ ۳۰ اپریل: ۔ پاکستان کے وزیر محنت آنریبل مسٹر جوگندر ناتھ منڈل آج یہاں پہنچ گئے ۔ آپ کل یہاں پہلی مشرقی پاکستان لیبر کانفرنس کا افتتاح کریں گے ۔ جو نارائن گنج میں پاکستان ٹریڈ یونین فیڈریشن کے زیر اہتمام منعقد ہو رہی ہے ۔

شرائط کی وضاحت

نئی دہلی ۔ ۳۰ اپریل: ۔ حکومت ہندوستان نے کشمیر کمیشن سے شرائط صلح کی مزید توضیح چاہی ہے ۔ اس سلسلے میں آج مسٹر گوپالا سوامی آئنگر نے ڈاکٹر لوزانو سے ملاقات کی ۔ اور ان سے ۔۔۔ کی وضاحت چاہی ۔

دفاتر مری نہیں جائیں گے

لاہور ۔ ۳۰ اپریل: ۔ ایک سرکاری اعلان میں اس امر کی تردید کی گئی ہے ۔ کہ سکرٹریٹ کے بعض دفاتر گرمیوں میں مری جا رہے ہیں ۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ محکموں کے اعلیٰ افسروں کو اس امر کی صرف اجازت دی گئی ہے کہ وہ اپنے خرچ پر دو ماہ مری گذار سکیں ۔ انہیں کوئی سفر خرچ نہیں دیا جائے گا ۔ قیام و طعام کا انتظام بھی ان کا اپنا ہی ہو گا ۔ وہ اپنے ساتھ سٹینو گرافر اور چپراسی کو لے جا سکیں گے ۔ جنہیں سفر خرچ اور پہاڑ الاؤنس بھی دیا جائے گا ۔

یہی رعایت فنانشل کمشنروں ۔ سکرٹریوں اور ڈپٹی سکرٹریوں کو دی گئی ہے ۔ فنانشل کمشنر زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک رہ سکیں گے ۔ اور سکرٹری اور ڈپٹی سکرٹری صرف دو ماہ تک ۔

گولہ بارود کے بیس لاکھ راؤنڈ ملے

قاہرہ ۔ ۳۰ اپریل: ۔ آج قاہرہ پولیس نے شوبرہ کی مزدور بستی پر چھاپہ مار کر چند مکانوں سے اسلحہ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ برآمد کیا ۔ ۔۔۔ الاخوان المسلمون اور پولیس کے درمیان پچھلے دنوں ایک تصادم میں توپ میں بھی استعمال کی گئی تھیں ۔

پولیس نے بارہ اشخاص کو گرفتار کر لیا ۔ ایک اطلاع کے مطابق کچھ فیلڈ گنیں اور گولہ بارود کے بیس لاکھ راؤنڈ برآمد ہوئے ۔ گذشتہ دنوں میں جو ذخیرے برآمد ہوئے ہیں ان میں سے گولہ بارود کے اس ذخیرے کو سب سے بڑا ذخیرہ سمجھا گیا ہے ۔ دبی بی سی)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس سے چھپوا کر ۔۔۔ سے شائع کیا

ریڈیو پاکستان میں اردو اور انگریزی خبروں کے اوقات تبدیل کر دیئے گئے

نشریات کے اوقات میں تبدیلی

کراچی ۳۰ اپریل ۔ وزارت داخلہ پاکستان کے شعبہ اطلاعات و نشریات نے مندرجہ ذیل بیان جاری کیا ہے ۔

یہ محسوس کیا گیا ہے کہ ریڈیو پاکستان کی خبروں اور دیگر نشریات کے موجودہ اوقات جو آل انڈیا ریڈیو کے اوقات کی تقلید میں معین کئے گئے تھے ۔ مغربی اور مشرقی پاکستان کے سننے والوں کے لئے خاص طور پر نامناسب ہیں ۔ کیونکہ مشرقی پاکستان کا مقامی وقت پاکستان سٹینڈرڈ ٹائم سے تقریباً ایک گھنٹہ آگے ہے ۔ اس لئے ریڈیو پاکستان نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ نشریات اور خبروں کے اوقات میں اس طرح تبدیلی کی جائے ۔ کہ موجودہ وقت سے کچھ عرصہ پہلے نشریات شروع ہوں ۔ تاکہ خبریں سہ پہر کی نسبت پہلے نشر ہوں ۔ اور خصوصاً مشرقی پاکستان نیز برما اور ملایا کے متعدد سننے والوں کو بھی سہولت رہے ۔

نشریات کے اوقات

کراچی لاہور اور پشاور کے ریڈیو اسٹیشنوں کے صبح اور سہ پہر کے نشریے اوقات علی الترتیب ساڑھے سات بجے سے ساڑھے نو تک ۔ اور ۱۲ بجے دوپہر سے ۲ بجے بعد دوپہر تک ہوں گے ۔ ڈھاکہ سٹیشن کی پہلی اور دوسری مجلس کے اوقات ۷ بجے صبح سے ۸½ بجے تک اور ۱۱ بجے قبل دوپہر سے ایک بجے دوپہر تک ہوں گے ۔ لیکن جمعہ کو جب مغربی پاکستان کے تمام سٹیشنوں کی دوسری مجلس ایک بجے ۔ بعد دوپہر بند ہو گی ۔ وہاں ڈھاکہ اسٹیشن کی دوسری مجلس بارہ بجے دوپہر ختم ہو جایا کرے گی ۔

کراچی لاہور اور پشاور کی تیسری مجلس ساڑھے پانچ بجے سہ پہر شروع ہو گی ۔ اور کراچی اور لاہور میں گیارہ بجے رات ۔ اور پشاور میں سوا گیارہ بجے رات ختم ہو گی ۔ ڈھاکہ کی تیسری مجلس کے اوقات ساڑھے چار بجے سہ پہر سے ۱۰ بجے رات تک ہوں گے ۔

خبروں کے اوقات

اردو میں خبریں تمام اسٹیشنوں سے پونے آٹھ بجے صبح سے آٹھ بجے صبح تک اور ساڑھے آٹھ بجے شام سے پونے نو بجے شب تک سنائی جایا کریں گی ۔ اور مغربی پاکستان کے تمام سٹیشنوں سے اردو میں خبریں ایک بجکر پانچ منٹ سے ایک بجکر دس منٹ بعد دوپہر تک اور ۵ ۔ ۵ سہ پہر سے ۱۰ ۔ ۵ سہ پہر تک سنائی جایا کریں گی ۔ ڈھاکہ سے ہر روز اردو میں خبریں سوا سات بجے سے ۔ ۔ ۔ رات ۔ ۔ ۔ ۱۰ ۔ ۵ ۔ ۱۱ ۔

۱۲ دوپہر تک ۔ اور اردو میں آٹھ بجے شام سے آٹھ بجے شام تک سنائی جائیں گی ۔ پشتو میں خبریں پشاور سے ۵ ۔ ۹ صبح سے ۱۵ ۔ ۹ تک ۔ ساڑھے بارہ بجے دوپہر سے ۴۰ ۔ ۱۲ تک اور ۶½ بجے سہ پہر سے ۴۰ ۔ ۶ تک سنائی جائیں گی ۔

انگریزی میں خبریں تمام اسٹیشنوں سے ۷½ بجے صبح سے پونے آٹھ بجے تک ۵½ بجے سہ پہر سے ۴۰ ۔ ۵ تک ۔ اور سوا آٹھ بجے شام سے ۸½ بجے تک سنائی جائیں گی ۔ اس کے علاوہ مغربی پاکستان کے اسٹیشنوں سے انگریزی میں خبریں ۴۰ ۔ ۱۲ دوپہر سے ۵۰ ۔ ۱۲ تک اور ڈھاکہ سے انگریزی میں خبریں ۴۰ ۔ ۱۱ صبح سے ۱۱ بجے تک سنائی جائیں گی ۔

مقامی خبریں اور اعلانات ۔ تمام اسٹیشنوں سے ۵۰ ۔ ۵ شام سے ۰۰ ۔ ۶ بجے تک سنائے جائینگے مغربی پاکستان کے سٹیشنوں سے ہر شب خبروں کا ایک خاص بلیٹن بعنوان " انگریزی اور اردو میں تازہ خبریں " دس بجے رات سے ۵ ۔ ۱۰ تک نشر کیا جائے گا

مندرجہ بالا تبدیلیاں یکم مئی ۱۹۴۹ء سے عمل میں لائی جائینگی

پاکستان اور افغانستان کی دوستی کا خیر مقدم

کراچی ۲۹ اپریل ۔ ایبٹ آباد سے ایک پریس ٹیلیگرام میں جادول قبیلہ کے سردار خان نقیرہ خان نے کہا ہے کہ یہاں اس بات پر بہت خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے ۔ کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان تقریباً دوستانہ تعلقات پھر سے قائم ہو گئے ہیں ۔ اس لئے قبیلیوں کو ہدایت کی جاتی ہے ۔ کہ وہ اس تعلق کا احترام کریں ۔ انہوں نے کہا مجھے امید ہے کہ نور المشائخ اور نقیب صاحب جیسے ممتاز مذہبی لیڈروں کی افغانستان میں اور پاکستان میں مولانا شبیر احمد عثمانی جیسے مذہبی لیڈر کی راہنمائی میں دونوں اسلامی ممالک ہمیشہ صلح صفائی سے رہیں گے ۔ خدا انہیں ان کی کوششوں میں کامیاب کرے

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

مسٹر لیاقت علی کے خیر مقدم کی ڈبلن میں تیاری

ڈبلن ۲۹ اپریل ۔ ڈبلن میں اسٹار کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے ۔ کہ پیر کے روز مسٹر لیاقت علی خان اور ان کی بیگم کا خیر مقدم کرنے کے لئے ڈبلن میں زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں ۔ پیر اور منگل کا زیادہ حصہ ڈبلن میں گذاریں گے ۔

آج لنکا کے وزیر اعظم مسٹر سینانائیکے یہاں پہونچ گئے ہیں ۔ مسٹر کاسٹیلو نے ان کا خیر مقدم کیا ۔ اور حکومت کی جانب سے ان کی ضیافت کی گئی

عراق میں ناجائز تجارت کو روکنے کی کوشش

بغداد ۲۹ اپریل ۔ عراق کے ناجائز تجارت کرنے والوں کو عنقریب ایک خاص طور پر مسلح شدہ دریائی دستے کا سامنا کرنا پڑے گا ۔ جو عراق کی ناجائز تجارت کو کنٹرول کرنے کی لئے گشت پر متعین کر دیا جائے گا ۔

دستے کے پاس موٹر کشتیاں ہوں گی ۔ اور وہ ناجائز تجارت کو روکنے کے لئے جدید ترین ہتھیاروں سے مسلح ہوں گے ۔ (اسٹار)

لڑکیوں کے وارث شناخت کریں

لاہور ۳۰ اپریل ۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ مندرجہ ذیل مسلم لڑکیاں دہلی میں اس وقت کی پڑی ہیں کہ ان کی شناخت متنازعہ ہے ۔ لہذا ان لڑکیوں کے رشتہ داروں کو فوراً وزارت مہاجرین کی شعبہ خواتین مغویہ کی انچارج مسز ۔ س آر ۔ ایس ۔ قاری کو پورے پتے اور دیگر کوائف سے جلد از جلد اطلاع دینی چاہیئے ۔ تاکہ ان لڑکیوں کو جلد از جلد لایا جا سکے ۔

۱ ۔ اکبری بیگم بنت حسن میاں ساکن سلطان پور تھانہ حسن پور ۔ ضلع گوڑگانواں

(۲) مسماۃ کنیز عرف موشا بنت کپتان خادم حسین محلہ شیر اولیٰ وزیر آباد (۳) مسماۃ مہر بائی عرف کلونتی بنت ۔ جہانگیر ساکن خانپور تھانہ حسن پور ضلع گوڑگانواں

(۴) قبول عرف جمنا دیوی بنت راجی لال محلہ اودھیری بمبئی ۔

(۵) مسماۃ بشیراں بنت عجائب دین ساکن ۔ ۔ ۔ کنارہ دہلی تھانہ ۔ ۔ ۔ ریاست کلسیہ

بقیہ صفحہ ۳

پہلے بھی یہ تخیل موجود تھا

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے ۔ کہ جس نے بھی یہ مقالہ لکھا ہے ۔ اس نے محض اپنے تخیل کی بناء پر لکھا ہے ۔

" انسانیت کی تمدنی تاریخ ۔ اناجیل کی تعلیم اور قرآن مجید میں بیان کردہ حقائق کو نظر انداز کرتے ہوئے لکھا ہے ۔ یہ قطعاً اس شخص کے خیالات نہیں جس نے کہا تھا ۔ کہ " احمدیت اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ ہے " ۔

اگر غور کیا جائے تو اتنی سی بات سے ہی اس مقالہ کی حقیقت کھل جاتی ہے ۔ لیکن انشاء اللہ ہم اسکے مختلف پہلوؤں پر آئندہ روشنی ڈالیں گے ۔ اور ثابت کریں گے ۔ کہ اس کا لکھنے والا کس طرح تمام اسلامی مسلمات سے انکار کرتا ہے ۔ اور احمدیت دشمنی کے جوش میں کیا کیا غیر اسلامی اور بے بنیاد باتیں کہہ گیا ہے ۔

گندم کی قیمتوں میں ایک روپیہ فی من مزید کمی کر دی گئی

حکومت مغربی پنجاب نے یکم مئی ۱۹۴۹ء سے راشن شدہ اور غیر راشن شدہ علاقوں میں صوبائی ذخیرے کی گندم اور گندم کے آٹے کی تھوک اور خوردہ قیمت فروخت میں ایک روپیہ من کمی کر دی ہے ۔ اب گندم کی تھوک قیمت فروخت بارہ روپے فی من ہو جائے گی ۔ راشن بندی والے علاقوں کے لئے خوردہ قیمت میں یہ تبدیلی اتوار مورخہ ۸ مئی سے عمل میں آئیگی ۔

مئی کے وسط تک قیمتوں میں مزید کمی کی جائیگی

درخواست دعا

محمود آباد اسٹیٹ کے مقدمہ اپیل کی سماعت ۲۰ اپریل سے شروع ہے ۔ سیشن کورٹ نے ہمارے ماخوذ احباب میں سے دو کو حبس الدوام اور باقی ۹ کو ایک ایک سال قید کی سزا دی تھی ۔ صحابہ کرام اور احباب کی خدمت میں انکی باعزت رہائی کے لئے دعا کی پرزور درخواست ہے

مقدمہ میں کامیابی کے لئے درخواستِ دُعا!

پچھلے دنوں مغربی افریقہ میں مخالفین نے جماعت کے خلاف ایک مقدمہ عدالت میں دائر کیا تھا ۔ جس کا نتیجہ ان کے خلاف نکلا ۔ اور حضور کے نائب نے مسجد کا اپیل بالا کیا ۔ اب مخالفین نے اس فیصلہ کے خلاف اپیل کی ہے ۔ جس کی سماعت عنقریب ہونے والی ہے ۔ احباب کرام دعا فرمائیں ۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو پہلے سے زیادہ شاندار کامیابی عطا کرے ۔ اور اپیل کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو ۔ (وکیل التبشیر تحریک جدید)

روزنامہ الفضل 392
یکم مئی ۱۹۴۹ء

انوکھا تخیل

وہ مقالہ جو اقبال کے نام سے شائع ہؤا اور اس کا عنوان "احمدی ازم" ہے۔ اس کے متعلق کسی گزشتہ اشاعت میں ہم نے ذکر کیا تھا۔ کہ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ یہ اقبال کی اپنی تصنیف نہیں۔ بلکہ ان کے کسی مشیر کی تصنیف ہے۔ ہم جس قدر بھی اس مقالہ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اسی قدر ہم پر یہ بات زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔ کہ یہ کسی ایسے شخص کی تصنیف ہے۔ جس نے نہ تو کبھی قرآن کریم کا مطالعہ کیا ہے۔ اور نہ ہی احمدیت کا اور نہ دیگر مذاہب کا۔ حالانکہ اقبال کے متعلق ایسا خیال کرنا صحیح نہیں ہے۔ آپ مانتے ہیں کہ اقبال قرآن مجید جانتے تھے۔ اور ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے احمدیت کا مطالعہ بھی کیا ہؤا تھا۔ بلکہ ہم ثابت کر سکتے ہیں کہ اسلام کی طرف اقبال کے رجحانات احمدیت کے مرہون ہیں۔ اور کسی زمانہ میں آپ احمدیت کے چیمپئن سمجھے جاتے تھے۔ چنانچہ آپ نے ایک نظم لکھی تھی۔ جس میں احمدیت کے شدید معاند مولوی سعد اللہ کی بدگوئی کا نہایت سخت جواب دیا تھا۔ آپ نے علی گڑھ کالج میں انگریزی میں جو لیکچر دیا تھا۔ اور جو مولوی ظفر علی خان صاحب آف زمیندار نے ترجمہ کر کے شائع کیا۔ اس میں صاف فرمایا ہے۔

"پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی صورت میں ظاہر ہؤا جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں"۔

آپ نے یہ بات ۱۹۱۱ء میں کہی تھی۔ اس زمانہ میں آپ ولایت سے بھی تعلیم حاصل کر کے واپس آ چکے تھے۔ اور آپ کی عمر ۳۸-۳۹ سال کی تھی۔ اس وقت نہ صرف شاعری میں بلکہ دوسرے علوم میں بھی آپ کی پختگی کافی ہو چکی ہوئی تھی۔ آپ نے یہ لیکچر کسی احمدیہ ادارہ میں نہیں دیا تھا۔ آپ کے سامعین عام تعلیم یافتہ مسلمان تھے۔ اس لئے آپ کی احمدیت کے متعلق یہ رائے داخلی اور خوب سوچی سمجھی ہوئی رائے تھی۔ کسی بیرونی اثر کے ماتحت نہیں تھی۔

ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ انسان بعد میں اپنی رائے بدل سکتا ہے لیکن رائے تبدیل ہونے کی وجوہات ہوتی ہیں۔ اگر ہم مقالہ زیر بحث کا مطالعہ کریں۔ تو اس میں بہت سی باتیں ایسی کہی گئی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا مصنف قرآن کریم اور احمدیت اور دیگر مذاہب سے بالکل ناواقف تھا۔ ایک شخص جو قرآن کریم کو جانتا ہے۔ اور اپنی پختگی عقل و علم کے زمانہ میں احمدیت کے متعلق وہ رائے ظاہر کرتا ہے۔ جو اوپر دی گئی ہے۔ اس کے متعلق یہ خیال کرنا کہ اس نے بعد میں احمدیت میں وہ باتیں اچانک بھانپ لیں۔ جن کا ذکر اس مقالہ میں ہے قرین قیاس معلوم نہیں ہوتا۔ ایک وقت میں تو وہ احمدیت کو اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ سمجھتا ہے۔ لیکن بعد میں وہ اسکے بالکل متضاد رائے ظاہر کرتا ہے۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نکالنا آسان نہیں کہ ۱۹۱۱ء میں یا تو اسلامی سیرت کے ٹھیٹھ نمونہ کا تصور ہی اقبال کو نہیں تھا۔ اور یا اس نے احمدیت کو ہی نہیں سمجھا تھا۔ ہماری رائے میں یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ اقبال کی زندگی ایسے ماحول میں گذر رہی تھی۔ کہ ان دونوں باتوں میں سے کسی بات کی لاعلمی کا الزام اس پر لگانا بڑی جسارت ہوگی۔ جس محلہ میں اقبال نے ایف۔ اے تک زندگی بسر کی تھی۔ اسی محلہ میں مسیح موعود علیہ السلام قیام سیالکوٹ کے زمانہ میں رہتے تھے۔ پھر سید حامد علی شاہ صاحب جو ایک نہایت مخلص احمدی بزرگ ہوئے ہیں۔ وہ بھی اسی محلہ میں رہتے تھے۔ اور اقبال کے آپ کے اور آپ کے خاندان کے ساتھ نہایت گہرے تعلقات تھے۔ آپ کے والد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہوئی تھی آپ کے بڑے بھائی مخلص احمدی تھے۔ اور خود آپ نے بھی بیعت کی تھی۔ اس لئے یہ خیال کرنا کہ ۱۹۱۱ء میں جب آپ نے علی گڑھ کالج میں یہ بات کہی تھی۔ آپ احمدیت کے ما لہ او ما علیہ کو نہیں سمجھتے تھے۔ واقعات اور علم نفسیات کے مبادیات کے بالکل متضاد ہے۔ اور کوئی بھی سمجھدار آدمی اسکو صحیح باور نہیں کر سکتا۔ پھر آپ اسلامی سیرت سے بھی ناواقف نہیں سمجھے جا سکتے آپکے استادوں میں سے ایک مولوی سید میر حسن تھے۔ جو خود عالم باعمل تھے۔ اور سمجھدار انسان تھے۔ اور سر سید کے مداح تھے۔ اور اسلام کے متعلق وسیع معلومات رکھتے تھے۔ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ کہ یہ مقالہ کسی ایسے شخص کی تصنیف معلوم ہوتا ہے۔ جس نے نہ تو قرآن کریم کا مطالعہ کیا ہؤا ہے۔ نہ دیگر مذاہب کا اور نہ ہی احمدیت کا۔ انشاءاللہ ہم اس مقالہ کی اندرونی شہادت سے ثابت کریں گے کہ لکھنے والا قرآن کریم دیگر مذاہب اور احمدیت سے بالکل ناواقف تھا۔ اس سے صرف دو ہی نتیجے نکل سکتے ہیں۔ یا تو اس مقالہ کا مصنف اقبال نہیں اور یا پھر اقبال ہی مصنف ہے۔ تو آپ نے یہ ایسی حالت میں لکھا ہے۔ کہ جب آپ کے سامنے نہ تو قرآن پاک کی تعلیم تھی اور نہ دیگر مذاہب کی اور نہ احمدیت کی۔ ہم اس نتیجہ کے پہلے حصہ یعنی اس کا لکھنے والا قرآن کریم اور دیگر مذاہب سے ناواقف تھا کے متعلق آج صرف ایک ہی حوالہ پیش کرتے ہیں۔ ہم نے یہ حوالہ روزنامہ "آزاد" مورخہ یکم مئی ۱۹۴۹ء سے لیا ہے۔ مقالہ نگار فرماتے ہیں:۔

"اسلامی وحدت نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے انسانیت کی تمدنی تاریخ میں غالباً ختم نبوت کا تخیل سب سے انوکھا ہے اس کا صحیح اندازہ مغربی اور وسط ایشیا کے موبدانہ تمدن کی تاریخ کے مطالعہ سے ہو سکتا ہے۔ موبدانہ تمدن میں زرتشتی یہودی۔ نصرانی اور صابی تمام مذاہب شامل ہیں۔ ان تمام مذاہب میں نبوت کے اجراء کا تخیل نہایت لازم تھا۔ چنانچہ ان پر مستقل انتظار کی کیفیت رہتی تھی غالباً یہ حالت انتظار نفسیاتی حظ کا باعث تھی عہد جدید کا انسان روحانی طور پر موبد سے بہت زیادہ آزاد منش ہے۔ موبدانہ رویہ کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ پرانی جماعتیں ختم ہوئیں۔ اور ان کی جگہ مذہبی عیار نئی جماعتیں لا کھڑی کرتے۔ اسلام کی جدید دنیا میں جاہل اور جوشیلے ملاّ نے پریس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے قبل اسلامی نظریات کو بیسویں صدی میں رائج کرنا چاہا ہے یہ ظاہر ہے کہ اسلام جو تمام جماعتوں کو ایک رسی میں پرونے کا دعویٰ رکھتا ہے۔ ایسی تحریک کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں رکھ سکتا۔ جو اس کی موجودہ وحدت کے لئے خطرہ ہے۔ اور مستقبل میں انسانی سوسائٹی کے لئے مزید افتراق کا باعث ہے۔"

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کا مصنف نہ صرف قرآن پاک ہی سے ناواقف ہے۔ بلکہ اناجیل سے بھی ناواقف ہے۔ اناجیل میں یہ بات صاف بیان ہوئی ہے۔ کہ نبوت یوحنا پر ختم ہو چکی ہے۔ اور یسوع مسیح کو عیسائی نبی نہیں بلکہ خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ مگر کم سے کم نبوت کے اختتام کا خیال اناجیل میں موجود ہے۔ اسکو اسلام کے ساتھ خاص اور انوکھا خیال کرنا خود انوکھی بات ہے۔

مسیح ؑ نے یوحنا کی بابت لوگوں سے کہنا شروع کیا کہ تم بیابان میں کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا ہوا سے ہلتے ہوئے سرکنڈے کو؟ تو پھر کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا مہین کپڑے پہنے ہوئے شخص کو؟ دیکھو جو مہین کپڑے پہنتے ہیں وہ بادشاہوں کے گھروں میں ہوتے ہیں۔ تو پھر کیوں گئے تھے؟ کیا ایک نبی دیکھنے کو؟ ہاں میں تم سے کہتا ہوں بلکہ نبی سے بڑے کو۔ یہ وہی ہے جس کی بابت لکھا ہے کہ دیکھ میں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہوں۔ جو تیری راہ تیرے آگے تیار کریگا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو عورتوں سے پیدا ہوئے ہیں۔ ان میں یوحنا بپتسمہ دینے والے سے بڑا کوئی نہیں ہؤا۔ لیکن جو آسمان کی بادشاہی میں چھوٹا ہے وہ اس سے بڑا ہے۔ اور یوحنا بپتسمہ دینے والے کے دنوں سے اب تک آسمان کی بادشاہی پر زور ہوتا ہے۔ اور زور آور اسے چھین لیتے ہیں۔ کیونکہ سب نبیوں اور توریت نے یوحنا تک نبوت کی" (متی باب ۱۱ آیت ۷ تا ۱۴)

ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تعلیم تھی۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قطعاً یہ تعلیم نہ تھی۔ بلکہ قرآن کریم کے مطابق وہ بھی دوسرے بنی اسرائیلی نبیوں کی طرح ایک نبی تھے۔ جیسا کہ اناجیل سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ اناجیل میں ختم نبوت کا خیال حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا اپنا خیال نہیں ہے۔ بلکہ ان کو محرف کرنے والوں کی ایجاد ہے۔ جنہوں نے آپ کو خدا یا خدا کا بیٹا بنایا۔

یہ تو اناجیل کی بات ہے۔ خود قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے وقت کے منکرین کا بھی خیال تھا۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ چنانچہ ان کا قول قرآن مجید میں اس طرح آتا ہے۔

لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا

اللہ تعالیٰ اسکے (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام) بعد کوئی رسول نہیں بھیجیگا۔ اس کے علاوہ سورۃ جن میں بھی آتا ہے۔

انھم ظنوا کما ظننتم ان لن یبعث اللہ احداً۔

انہوں نے بھی خیال کیا۔ جس طرح تم نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو نہیں بھیجے گا۔

اب جس شخص نے قرآن مجید کا مطالعہ کیا ہو وہ کبھی وہ نہیں کہہ سکتا۔ جو مقالہ کی مولہ بالا عبارت میں کہا گیا ہے۔ کہ انسانیت کی تمدنی تاریخ میں غالباً ختم نبوت کا تخیل سب سے انوکھا ہے اناجیل اور قرآن مجید کی شہادت سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ ختم نبوت کا تخیل موجودہ مسلمانوں کا ہی انوکھا تخیل نہیں ہے۔ بلکہ قرآن کریم کے نزول اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

(باقی ص۸ کالم ۲ پر)

غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد

(تقریر مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب سابق مبلغ مغربی افریقہ۔ بر موقعہ جلسہ سالانہ ربوہ)

(۳)

مذہبی دنیا تو الگ رہی سیاسیات کے تحت بھی ہمارے مجاہدین کا وجود باہر غنیمت ہے۔

بے شک ہم سیاسیات سے الگ ہیں یہ ہمارا مسلک نہیں ہم ایک خالص مذہبی جماعت ہیں اور مذہب کی خدمت ہمارا انتہائی نقطہ ہے مگر ہم ہر اس کام کرنے کو دین کے عین راست اور موجب فخر جانتے ہیں جس میں اسلام اور مسلمانوں کا بھلا ہو۔

لوگ ہمیں غدار اور مطلب پرست اور نہ جانے کیا کچھ کہتے ہیں مگر اتنا ضرور ظاہر ہے کہ ہم پاکستان کو اسلامی ریاست تسلیم کرتے ہوئے اس کی اور اس کے باشندوں کی بھلائی اور بہبودی کے لئے اپنی جانیں تک لڑا دینے کو تیار ہیں۔ خود غرضی مطلب پرستی اور اپنا کام نکالنے کے لئے نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی ایک جائز خدمت کے طور پر۔

میں جب نائیجیریا میں تھا ابھی ہندوستان کی تقسیم نہ ہوئی تھی اور میں نے دیکھا کہ کانگرس کا پروپیگنڈا بڑا زبردست تھا اور مسلم لیگ کو کوئی جانتا بھی نہ تھا اور اس کا نتیجہ مسلمانوں کے حق میں مضر نکل رہا تھا تو باوجود اس کے کہ میں مسلم لیگ کا ممبر نہ تھا میں نے قائد اعظم محمد علی صاحب جناح کو لکھا کہ مجھے مسلم لیگ کے متعلق لٹریچر بھجوا دیں تا میں لوگوں کو اس کے نقطۂ نظر سے آگاہ کر سکوں۔

اسی طرح ہم نے انڈونیشیا اور فلسطین کے متعلق حتی الوسع کوشش کی ہے۔ اس کے متعلق پریس میں لکھا۔ امریکہ میں ہمارے رسالہ مسلم سن رائز میں اس کے متعلق لکھا جاتا رہا۔ لنڈن میں اس بارہ میں کوشش ہوتی رہی۔ اور ہمارے دیگر مبلغین نے بھی جہاں تک ان سے ہو سکا ان سوالات کو اٹھایا۔ غرض جیسا کہ میں نے بتلایا ہے اگرچہ سیاسیات ہمارے دائرہ عمل سے باہر ہیں مگر جب بھی اسلام اور مسلمانوں کی عزت اور مسلمانوں کے حقوق کا سوال اٹھا ہے ہم نے ہمیشہ اس بارہ میں کوشش کی ہے۔

امریکہ ایک دوسرا ملک ہے جس کا سیاسیات میں بہت اثر اور رعب ہے وہاں پر بھی ہمارے مبلغین اس بارہ میں بہت جدوجہد کر رہے ہیں امریکہ کو اس بات پر بڑا ناز ہے کہ وہ دنیا کی بہت مدد کر رہا ہے۔ خصوصاً مارشل پلان کے ذریعہ بھوکوں کو غذا دیتا ہے۔

امریکہ اس وقت امیر ترین ملک ہے لیکن اس کے لیڈروں میں یہ بات اس قدر ہے کہ وہ اس احسان کو بہت جتلاتے ہیں اور جب کوئی دوسرا ملک کسی امر میں اس کی رائے سے مختلف طریق اختیار کرتا ہے تو وہ ڈرانا شروع کر دیتے ہیں کہ ہم مدد نہیں کریں گے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھلائی نہیں بلکہ سودا ہے۔

اس کے برخلاف احمدی جماعت ایک غریب جماعت ہے وہ امریکہ کو روحانی غذا اپنے مبلغین کے ذریعہ پہنچا رہی ہے اور کبھی اس نے ان پر احسان نہیں جتلایا بلکہ اگر کوئی ان کی آواز کو سن لے تو وہ اسے اپنے پر ایک احسان سمجھتے ہیں حالانکہ اس سے ان کو کوئی ذاتی فائدہ نہیں پہنچتا۔

مسلمان ملکوں سے وہاں گئے ہوئے افراد خصوصاً عربوں کے اس ملک میں کافی عرصہ رہنے اور تعلیم اسلام کے متعلق انتظام کے فقدان سے ان کی ایک تعداد عیسائی ہو چکی ہے اور جو نام کے مسلمان ہیں بھی ان کو اسلام سے شرم آتی ہے ہر معاملہ میں مغربیت کا پہلو اختیار کرتے ہیں۔ ان حالات میں صرف احمدیہ جماعت ہی ہے جو ہر طبقہ میں دلیری اور جرأت کے ساتھ صحیح اسلام پیش کرتی ہے اور اس کے پیش کرنے سے ان کمزور عربوں اور نام نہاد مسلمانوں کو بھی ڈھارس ملتی ہے۔

ان بدعمل مسلمانوں نے اسلام کے نام پر بدترین دھبہ لگایا ہے اور اسلام کو دنیا کی نظروں میں گرایا اور بدنام کیا ہے۔ لوگ مسلمانوں کو ظالم اور جاہل کہنے لگے ہیں۔ احمدی مبلغوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے اسلام کے نام کو ان طبقوں میں بھی عزت کے ساتھ پیش کیا ہے۔

امریکہ میں ہمارا رسالہ مسلم سن رائز واحد اسلامی رسالہ ہے جو خالص تبلیغی اور تربیتی ہے۔ جسے حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے وہاں سے جاری فرمایا تھا اور اب تک برابر نکل رہا ہے۔ یہ انفرادی خریداروں کے علاوہ امریکہ میں چوٹی کی تقریباً لائبریریوں کو روانہ کیا جاتا ہے اور ۳۰ کے قریب دیگر ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔

میں نے بتایا ہے کہ خالص مذہبی رنگ کے علاوہ دیگر طریق سے بھی ہمارے مجاہدین اسلام اور مسلمانوں کی خدمات بجا لاتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں ہم زبان اردو کی خدمت بھی بجا لاتے ہیں اور اسے ترقی دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ علاوہ عربی کے ہم یہ اپنے نومسلموں کو پڑھاتے ہیں گویا یوں سمجھئے کہ ہر ملک میں جہاں ہمارا کوئی مجاہد مقیم ہے انجمن ترقی اردو بھی قائم ہے۔ کل ہی ہمارے ایک جرمن نومسلم بھائی عبدالشکور صاحب کنزے آپ کے سامنے یہاں کھڑے ہوئے تھے وہ اردو پڑھ رہے ہیں۔

ہمارے مجاہدین کے کام کرنے کے عام طریقے یہ ہیں کہ وہ اسلام کی تائید اور قرآن پاک اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خوبیاں لیکچروں کے ذریعہ لوگوں پر ظاہر کرتے ہیں اخبار اور رسالے جاری کر رکھے ہیں۔ باہر کے ممالک میں جہاں وہ کام کرتے ہیں شائع ہونے والے اخبارات میں مضمون لکھتے ہیں حتیٰ کہ بعض دفعہ مسیحی اخبارات بھی ان کے مضامین چھاپ دیتے ہیں۔ وہ سوسائٹیوں میں لیکچر دیتے اور مخالفین اسلام کی باتوں کے جوابات دیتے ہیں۔ لوگوں کے گھروں پر جا کر ان سے مل کر انہیں اسلام کی باتیں سمجھاتے ہیں۔ جیل خانے میں جا کر قیدیوں کو اخلاقی باتیں سکھاتے ہیں۔ ان کے لئے ہم نے جیل خانوں کے اندر نماز پڑھنے اور روزے رکھنے کا انتظام کرایا۔ (ہمارے دوست ان ممالک کے جیل خانوں کو ہندوستان کے جیل خانوں پر قیاس نہ کریں)

پھر وہ کتب اور پمفلٹ شائع کرتے ہیں جو مختلف ممالک کی زبانوں میں لکھی ہوتی ہیں۔ مثلاً جیسا کہ کل ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا تھا۔

ہمارے مجاہد مقیم سپین نے حال ہی میں حضور کے ایک لیکچر "اسلام کا اقتصادی نظام" کا ترجمہ ہسپانوی زبان میں شائع کیا ہے۔ ہمارے مجاہد مقیم فرانس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں کیا ہے۔ اور بھی لٹریچر شائع کیا ہوا ہے۔ اسی طرح انڈونیشیا میں ہمارے مجاہدین نے تیس کے قریب کتابیں اس ملک کی زبان میں شائع کی ہیں جن میں سے بعض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے ترجمے ہیں۔ بعض حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتب کے ترجمے اور بعض انہوں نے خود لکھی ہیں۔ ہالینڈ اور سوئٹزرلینڈ وغیرہ کے مبلغین نے بھی وہاں کی زبانوں میں لٹریچر شائع کیا۔ میں نے کتاب نماز کا ترجمہ گولڈ کوسٹ کی زبان فینٹی میں شائع کیا تھا۔ غرض کئی طریقوں سے ہمارے مجاہدین اسلام کا پیغام دنیا کے مختلف ممالک میں پہنچا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کی امداد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہزاروں نفوس عیسائیت اور بت پرستی سے نکل کر ہمارے مجاہدین کے ذریعہ اسلام میں شامل ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

کئی سکول ہمارے دوستوں نے قائم کئے ہیں جن میں خالص اسلامی تعلیم دی جاتی ہے۔ مثلاً مغربی افریقہ میں ہمارے وہاں جانے سے پہلے صرف یہ ہوتا تھا کہ مسجد میں یا کسی مکان میں یا کسی ملاں وغیرہ کے پاس بچے جمع ہو گئے اور بلا سوچے سمجھے ڈنڈے کے زور سے وہ قرآن پڑھ گئے یا چند رسالے پڑھ لئے اور کچھ عربی لکھنا سیکھ لیا۔ مگر عیسائی لوگوں کے سکول اور کالج قائم تھے۔ جن میں لڑکے اور لڑکیاں تعلیم حاصل کرتے تھے اور اس کا نتیجہ یہ تھا کہ مسلمانوں کو جاہل اور ذلیل سمجھا جاتا تھا بلکہ کہا جاتا تھا کہ اسلام تعلیم کو نظر انداز کرتا ہے۔ حالانکہ اسلام ہی صرف وہ مذہب ہے جو علم سیکھنے کو ایک مذہبی فرض قرار دیتا ہے۔

میں جب گولڈ کوسٹ میں سنہ ۲۲ء میں پہنچا تو مجھے کوئی مسلمان انگریزی جاننے والا نہ ملتا تھا جو میری تقریروں یا خطبات کا ترجمہ کرتا۔ مسیحی لوگ لگانے پڑتے تھے جو بعض اوقات بات کو سمجھ نہ سکتے اور غلط ترجمہ کر دیتے۔ مگر جب ہم نے سکول کھولے اور نہ صرف لڑکوں کو پڑھایا بلکہ لڑکیوں کو بھی۔ تو نہ صرف ہمیں اپنے سکولوں کے لئے مسلمان استاد مہیا ہوئے (ابتداء میں ہمیں عیسائی مدرس لگانے پڑتے) بلکہ باہر بھی ہم استاد بھیجنے لگے۔ ہمارے سکولوں سے فارغ ہو کر لوگ یورپ میں اعلیٰ تعلیم کے لئے بھی جانا شروع ہوئے جیسے کہ مسیحی سکولوں کے طالب علم جاتے تھے غرض خدا کا فضل ہوا کہ ہمیں اسلام کے حکم کے ماتحت علم کی خدمت کی توفیق بھی ملی۔

جب سکول کھلے تو ان میں پڑھانے کے لئے کتابوں کا سوال بھی پیدا ہوا۔ کیونکہ ان ممالک میں تو مسیحیت ہی اس میدان کو اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے تھی اور انہی کی شائع کردہ کتب جن میں ان کے مذہب کا حال درج ہوتا تھا وہاں استعمال کی جاتی تھیں۔ اس پر میں نے ایک کتاب بچوں کے واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق لکھی۔ اور اسے آکسفورڈ یونیورسٹی پریس لنڈن نے شائع کیا۔ اور وہ سکولوں کے نصاب میں شامل کی گئی۔

الغرض یہ اللہ تعالیٰ کا فضل محض ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا اور احمدی نوجوانوں کے دلوں میں اسلام کی محبت اور اس کی خدمت کا جذبہ پیدا فرمایا اور وہ اس کی دی ہوئی توفیق سے اس خدمت کو مختلف ممالک میں بجا لا رہے ہیں

اللھم صل علی نبیک وحبیبک محمد وعلی عبدک المسیح الموعود۔

تعلیم القرآن کلاس

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سال گذشتہ کی طرح اس سال بھی رمضان شریف کے ایام میں ایک تعلیم القرآن کلاس کا انتظام کیا جائے گا۔ تمام لجنات اماء اللہ فوری طور پر اطلاع دیں کہ وہ اپنی اپنی لجنات سے کس قدر ممبرات تعلیم القرآن کلاس میں پڑھنے کے لئے بھجوائیں گی تاکہ ان کو جگہ اور وقت سے اطلاع دی جا سکے۔ اور جملہ انتظامات کئے جا سکیں۔

خاکسار۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

دار السّلام ربوہ

(از مکرم قاضی محمدؐ یوسف صاحب فاروقی احمدی۔ قاضی خیل۔ ہوتی ضلع مردان)

یا رب رہے سلامت دار السلام ربوہ
ہم نے بسائی بستی تیری رضا کی خاطر
مومن ہوں متقی ہوں اس جا کے رہنے والے
ہر فرد نام تیرا ہر سو بلند کر دے
گو آج کل یہ وادی بے آب و بے گیاہ ہے
جو نور قادیاں میں چمکا ہلال بن کر
مُردے ہوں جن سے زندہ ہر ملک ہر زمیں میں
دنیا کے کل ممالک سنتے رہیں ہمیشہ
آباد تا ابد ہو یہ مرکز خلافت
محمود ابنِ احمد سالارِ قافلہ ہو
جب تک ہے آسماں پر قائم نظام شمسی
اے تشنگانِ عالم آؤ ادھر کو آؤ
اللہ۔ محمدؐ۔ احمدؑ تینوں کو پیش کرنا
سو کر بھی ہم جو پاویں قرب و جوارِ مولا
پندرہ جماد ثانی سن تیرہ سو اٹھاسٹھ ۱۳۶۸
کہ بنا ہوا تھا زوّار کے سبب سے

باعزّ و باکرامت کر دے مقام ربوہ
پُرنور ہو سویرا پر امن شام ربوہ
مخلص ہوں باعمل ہوں سب خاص عام ربوہ
اور تو بلند کر دے عالم میں نام ربوہ
پرتو بہشت کر دے دار المقام ربوہ
کر دے اسے الٰہی ماہِ تمام ربوہ
برسائے آبِ حیواں ہر سو غمام ربوہ
قرآں کے معارف اور خوش کلام ربوہ
اور زندہ باد یا رب محمود امام ربوہ
اور اس کے ہاتھ میں ہو یا رب زمام ربوہ
قائم رہے زمیں پر یا رب نظام ربوہ
ٹھنڈا ہے اور شیریں پی لو یہ جام ربوہ
بہرِ نجات عالم سن لو ہے کام ربوہ
یقظہ سے کیوں نہ بہتر سمجھیں مقام ربوہ
روزِ ادینہ تھا جب دیکھا مقامِ ربوہ
پہلے یہاں وہاں تھے ہر سو خیام ربوہ

یوسفؔ کی یہ دعا ہے یا رب قبول فرما
اہلِ جہان پاویں ہر فیضِ عام ربوہ

احباب سے دعا کے لئے عاجزانہ درخواست

اس سال پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے مولوی فاضل کا امتحان آخر مئی میں شروع ہوگا۔ جامعہ احمدیہ کی طرف سے نیز پرائیویٹ طور پر اس امتحان میں شامل ہونے والے احمدی طلباء کی تعداد اس سال قریباً چالیس ہے۔ اس سال سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے تین صاحبزادے مرزا رفیع احمد صاحب۔ مرزا خلیل احمدؐ صاحب اور مرزا حفیظ احمد صاحب بھی امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے سید مسعود احمدؐ صاحب اور سید محمود احمد صاحب بھی مولوی فاضل کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان سب عزیزوں کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر۔

اسلامی احکام سے بیگانگت کا نمونہ

اسلام کا حکم ہے۔ کہ جب تمہیں کوئی زبانی تحفہ پیش کرے۔ یا سلام کہے۔ تو اس کا جواب بہتر دو۔ یا ویسا ہی لوٹا دو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ افشوا السلام۔ کہ اے مسلمانو سلام کو خوب پھیلاؤ۔ صحابہ کرام میں اس کا اعلیٰ نمونہ نظر آتا ہے۔ کہ ایک دوسرے کو سلام کہتے اور اس کا خوب چرچا کرتے۔ اور اس طرح اپنے باہمی اتحاد اور محبت کا ثبوت بہم پہنچاتے۔ مگر موجودہ زمانہ کی یہ حالت ہے کہ مسلمان تو کہلاتے ہیں۔ مگر اسلامی احکام کا وجود عنقا ہے۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے پاس سے یوں گذر جاتا ہے۔ کہ گویا باہمی کوئی رابطہ اور اتحاد کی چیز نہیں ہے۔ اور بالکل بیگانگت نظر آتی ہے۔

مکرم مولوی تاج الدین صاحب لائل پوری نے بیان کیا کہ قیام لاہور کے ایام میں وہ بعض دوستوں کے ہمراہ جناح باغ کی طرف سیر کو جایا کرتے تھے۔ ایک دن خیال آیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کہ "سلام کو پھیلاؤ" کی تعمیل شروع کی جائے۔ اور سلام کا رواج دینے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ ہر شخص جو ملتا تھا۔ اسے سلام کہتے تھے۔ چونکہ عام لوگوں کو سلام کی عادت نہیں۔ اس لئے بعض لوگ السلام علیکم پر بجائے جواب دینے کے حیرت میں پڑ جاتے۔ کہ ہمیں کیوں سلام کیا گیا ہے۔ ہمارے درمیان کوئی واقفیت تو ہے نہیں۔ مولوی صاحب کا بیان ہے۔ کہ ایک دن وہ نیلا گنبد کی طرف سے اپنے دفتر دار القضاء کو آ رہے تھے۔ رستے میں ایک شخص ملا۔ تو اسے انہوں نے السلام علیکم کہا۔ اور دفتر میں آ کر دروازہ کھولا۔ اور پانی کا لوٹا بھرا۔ اور وضو کرنے لگے۔ تھوڑی دیر کے بعد کیا دیکھتے ہیں۔ کہ وہی شخص کھڑا ہے۔ اور حیرانی سے پوچھتا ہے۔ کہ خواب میں نے آپ کو پہچانا نہیں ہے۔ آپ رستے میں مجھے ملے۔ تو آپ نے السلام علیکم کہا۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ سلام تو میں نے اسلامی حکم کے مطابق کیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے۔ ہر شخص کو سلام کہو خواہ پہچانو یا نہ پہچانو۔ اس پر وہ شخص کچھ شرمندہ سا ہو کر کہنے لگا کہ معاف کرنا۔ میں نے خیال کیا تھا۔ کہ مجھے کسی واقفیت کی بناء پر سلام کہا ہے۔ مگر میں پہچان نہیں سکا۔ اور چلا گیا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلامی احکام سے کس حد تک بیگانگت پیدا ہو چکی ہے۔ اب جماعت احمدیہ کا کام ہے۔ کہ اسلامی احکام کو قائم کیا جائے۔ اور اس بیگانگت اور اجنبیت کو دور کیا جائے۔

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل لاہور۔

درخواست ہائے دعاء

(۱) میں خود اور میرا لڑکا ہر دو بیمار رہتے ہیں۔ میرا لڑکا قادیان دار الامان میں درویش ہے۔ احباب ہم دونوں کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار عبد الحکیم احمدی موضع درگا نوالی ڈاکخانہ رسول پور۔ ضلع سیالکوٹ (۲) ہماری اسٹیٹ کے مینیجر چودھری شریف احمد قریباً ڈیڑھ ماہ سے ایک مرض میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ خاکسار مستری غلام محمد ظفر اسٹیٹ اے رحال حافظ آباد) ڈاکخانہ لمبی سر روڈ۔ ضلع میرپور خاص۔

(۳) میرے بچے محمدؐ داؤد پر ایک مقدمہ عدالت میں دائر ہے۔ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ عزت کے ساتھ بری کرے۔ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ خاکسار ماسٹر محمد اسمٰعیل قریشی احمدی ہیڈ ماسٹر ڈی بی سکول کرڈیال بانخوالہ چک ۱۹۱

(۴) میرے خاوند چودھری دوست محمدؐ خاں ایم۔ اے عرصہ دو ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ اب کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ (بیگم چودھری دوست محمد خاں ایم۔ اے ڈلہوزی)

(۵) مکرم مولوی محمدؐ ابراہیم صاحب کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ ان کا پتہ یہ ہے مولوی محمدؐ ابراہیم صاحب بقاپوری D/۱۰۲ ماڈل ٹاؤن لاہور (خاکسار کیپٹن محمدؐ اسحاق)

اطلاع دیں

(۱) ڈاکٹر محمد حسین صاحب آف ماڑی بچیاں ضلع گورداسپور جو بمبئی میں یونیورسل ایجنسی کے نام سے کاروبار کرتے تھے کا پتہ درکار ہے۔ اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں۔ یا کسی دوست کو معلوم ہو۔ تو پتہ سے مطلع فرماویں۔ خاکسار میر ضیاء اللہ (واقف زندگی)
Universal Trading +
M.E.C. Co Arusha
T.T B.E Africa

(۲) میاں اللہ رکھی صاحب مرحوم ریٹائرڈ انجن ریلوے ڈرائیور ساکن وزیر آباد فوت ہو گئے ہیں۔ اگر کسی دوست نے ان سے کچھ لینا ہو۔ یا کچھ دینا ہو۔ تو وہ آج سے ۱۵ یوم تک دفتر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیدیں۔ تاج الدین ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ براستہ چنیوٹ ضلع جھنگ۔

(۳) مندرجہ ذیل صاحب کا پتہ ملک نور احمد صاحب معرفت ملک محمد الدین صاحب ۴۶ ہمایوں سٹریٹ بیڈن روڈ لاہور کو درکار ہے:۔

چودھری بشیر احمد صاحب احمدی ولد چودھری نذیر احمد صاحب انسپکٹر کو اپریٹو بنکس جالندھر۔ خاکسار احقر فقیر اللہ عفی عنہ آنریری انسپکٹر بیت المال حلقہ لاہور۔

ہمارا ہمسایہ ملک ——— ایران

"جغرافیائی اور تاریخی لحاظ سے دونوں قوموں کے درمیان صدیوں سے گہرے تعلقات قائم ہیں اور دیک آزاد ملک کی حیثیت سے پاکستان کے قیام کے باعث ایران اور اس برصغیر کے عمرانی ثقافتی اور روحانی تعلقات اور زیادہ مستحکم ہو گئے ہیں"۔ یہ ہیں وہ الفاظ جن سے پاکستان کے گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین نے پاکستان میں ایران کے پہلے سفیر آقائے علی قلیر کا خیر مقدم کیا۔

ایران اور پاکستان کے تعلقات

اس میں شبہ نہیں کہ پاکستان کے قیام سے پہلے بھی ہند پاکستان برصغیر کے مسلمانوں اور ایران کے مسلمانوں کے درمیان گہرے مذہبی ثقافتی تعلقات قائم تھے۔ لیکن پاکستان کے قیام کے بعد یقیناً یہ تعلقات بہت زیادہ مضبوط اور مستحکم ہو گئے ہیں۔ ایران کی حکومت اور ایران کے باشندوں نے پاکستان کے قیام پر انتہائی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا تھا اور یہ امر محبت و مودت کے ان جذبات کا آئینہ دار ہے جو اہل ایران کے دل میں پاکستان کے باشندوں کے لئے موجزن ہیں۔

پاکستان اور ایران کے گہرے ثقافتی تعلقات کے ساتھ ساتھ ان میں باہم اقتصادی تعلقات کا قائم ہونا بھی لازمی امر ہے۔ اگرچہ دونوں زراعتی ملک ہیں تاہم تبادلہ اشیاء کی ایسی کئی صورتیں پیدا کی جا سکتی ہیں۔ جو دونوں ملکوں کے لئے مفید ہوں۔

ایران کی سب سے بڑی دولت

ایران کی سب سے بڑی دولت اس کا تیل ہے۔ اسی وجہ سے یہ اسلامی ملک روس اور امریکہ کی باہمی کشمکش کی آماجگاہ بنا ہوا ہے آج ایران میں جدید زمانہ کی جو سہولتیں نظر آتی ہیں۔ ان کا بڑا باعث یہی تیل ہے۔ چنانچہ دوسرے اسلامی ملکوں کی بہ نسبت ایران میں کاروں۔ لاریوں اور موٹر سائیکلوں کی کثرت ہے۔ ایران میں اگرچہ ایک چھوٹی سی ریلوے لائن بھی موجود ہے۔ تاہم اس ملک میں حمل و نقل کا بڑا ذریعہ موٹر گاڑیاں ہیں ایران میں عمدہ سڑکوں کی کمی ہے۔ اور ابھی بہت علاقے ایسے ہیں۔ جن میں سڑکیں نہیں ہیں اور اس وجہ سے وہ جدید طرز کے ذرائع حمل و نقل سے محروم ہیں۔

ایران نے پچھلے چند برسوں میں صنعتی ترقی کی طرف بھی قدم بڑھایا ہے۔ لیکن اس نے اپنی قدرتی دولت — تیل سے کما حقہ فائدہ نہیں اٹھایا۔

تیل کے علاوہ یہاں اور بھی سینکڑوں معدنیات پائی جاتی ہیں۔ لیکن ان سے ابھی تک پوری طرح استفادہ نہیں کیا گیا۔ بہرحال آج سے تیس سال قبل ایران کی جو اقتصادی حالت تھی اب اس میں نمایاں تبدیلی ہو چکی ہے۔ اس وقت ایران ضرورت کی تمام چیزیں دوسرے ملکوں سے خریدنے پر مجبور تھا اور ان کے عوض تھوڑے سے خام مال اور قالینوں وغیرہ کے سوا کچھ نہ دے سکتا تھا لیکن اس وقت یہ کیفیت نہیں ہے۔ ملک میں کئی ایک کارخانے قائم ہو گئے ہیں۔ جن کی وجہ سے ایران اب اس حد تک۔ دوسرے ملکوں کا دست نگر نہیں۔ ابھی حال تک وہ پہلے تھا غرض ملک کے قدرتی وسائل سے استفادہ کرنے کی متعدد سکیمیں تیار کی گئیں۔ نئی بندرگاہیں تعمیر کی گئیں۔ پرانی بندرگاہوں کو وسیع کیا گیا۔ نئی سڑکیں تعمیر کی گئیں۔ تا کہ ایران کی پیداوار کو بندرگاہوں تک پہنچانے میں آسانیاں بہم پہنچائی جائیں۔

دنیائے اسلام میں ایران کی حیثیت

ثقافتی اعتبار سے ایران کو ہند کی اور عربی تہذیبوں کی درمیانی کڑی سمجھنا چاہیئے اگرچہ ایران کی معاشرتی زندگی پر مغربی تہذیب کا بہت بڑا اثر پڑا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی مذہبی اور ثقافتی اقدار میں نمایاں تبدیلی واقع ہو چکی ہے۔ تاہم پاکستان کے اکثر باشندوں کو ایران کے ساتھ عقیدت اور وابستگی ہے جس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ایران میں شیعوں کی مقدس زیارت گاہیں ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ فارسی ادبیات کا شوق رکھنے والے لوگوں کو ایرانی شعراء سے جن میں مولانا روم علیہ الرحمۃ کو ممتاز درجہ حاصل ہے۔ گہری عقیدت حاصل ہے۔

ان کے تصوفانہ کلام میں انہیں روحانی تسکین کا کافی سامان ملتا ہے۔ اسی طرح دوسرے ایرانی شعراء کا کلام ہمارے ہاں مقبول ہے۔ سعدی اور حافظ تو ہم میں سے بہتوں کے محبوب شاعر ہیں۔ غرض ادبی اور علمی ذوق کی تسکین کا بڑا سامان ہمیں ایران کی شاعری میں ملتا ہے۔

جدید ایران کا ادب و فن

ڈاکٹر اقبال کو افسوس ہے کہ

نہ اٹھا پھر کوئی رومی عجم کے لالہ زاروں سے
وہی آب و گل ایران وہی تبریز ہے ساقی

اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ آج کا ایران کل کا ایران نہیں۔ آج کی ایرانی شاعری اور فنکاری میں ہمیں وہ لذت اور چاشنی نہیں ملتی جس سے ہمارے کام و دہن مدت سے آشنا چلے آ رہے تھے۔ جدید ایران کا ادب و فن اب "غم عشق" کے بجائے "غم روزگار" کی عکاسی کرتا ہے۔ اب اس میں "واقعیت پسندی" کی خشکی پیدا ہو چکی ہے۔ جدید ایران کا شاعر گل و بلبل کے شیریں نغموں پر سیاست کی تلخ نوائی کو ترجیح دیتا ہے۔ اس پر "وطنیت" کا تصور غالب ہے اور وہی اس کے افکار کا مرکز بنا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جدید ایران کے ادب و فن میں سب سے نمایاں حیثیت اسی کو حاصل ہے۔

ایران کی تعلیمی حالت

ایران کے سامنے ایک بڑا مسئلہ عوام کی تعلیم کا ہے۔ ایران کے پایۂ تخت طہران میں ایک یونیورسٹی موجود ہے۔ لیکن ایران کے دیہات ابھی علم کی روشنی سے محروم ہیں البتہ ایران میں پاکستان کی بہ نسبت عورتوں میں تعلیم کا زیادہ چرچا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایرانی عورتیں پرانی رسوم و روایات کے بندھنوں کو توڑ چکی ہیں اور جدید علوم و فنون کو سیکھنے میں مصروف ہیں۔

ایران اور پاکستان کا اشتراک

ایران اور پاکستان کا اتحاد اور اشتراک عمل نہ صرف ان دونوں ملکوں کے لئے بلکہ ساری دنیائے اسلام کے لئے قوت و استحکام کا باعث بن سکتا ہے۔ ان امور کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی دنیا کے آئندہ اتحاد میں پاکستان کے بعد ایران کو بڑی اہمیت حاصل ہو گی۔ اہل ایران نے مہاجرین اور کشمیر کے مسئلہ میں۔ پاکستان کے ساتھ اور فلسطین کے مسئلہ میں عربوں کے ساتھ دوستی اور اخلاص کے جن جذبات کا اظہار کیا ہے۔ وہ اسلامی دنیا کے مستقبل کے لئے نیک فال ہے

(ع۔م/ف/ا۔س)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کریں۔ نہ کہ ایڈیٹر کو۔

پاکستان اور افغانستان کے تعلقات

"اخبار ٹائمز" لندن کے ۱۲ اپریل ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں حسب ذیل مقالہ افتتاحیہ شائع ہوا ہے:۔ پانچ ہفتے کے بعد ۱۰ اپریل کو پہلی دفعہ کابل کے سرکاری ریڈیو اسٹیشن نے اپنی ہمسایہ مملکت پاکستان کی سرحدی پالیسی پر نکتہ چینی کرنے سے اجتناب کیا۔ کابل کے ان غیر دوستانہ نشریات کا اصل مقصد غالباً یہ تھا کہ خط ڈیورنڈ سے مشرق کی طرف یہ حد فاصل ۱۸۹۳ء میں برطانوی ہند اور افغانستان کے درمیان معین ہوئی تھی) قبائلی رہنماؤں نے حال ہی میں پاکستان کے ساتھ وفاداری کے جو مظاہرے کئے تھے اور ان سے افغانستان کے علاقہ میں رہنے والے قبائل نے جو اثر لیا تھا۔ اسے زائل کیا جائے۔ بعض قبائلی رہنماؤں نے پاکستان کی حمایت کے اعلان کے ساتھ ساتھ افغانستان کی ان مبینہ کوششوں پر اظہار ناراضگی بھی کیا تھا۔ جو وہ قبائلیوں کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے سلسلے میں کر رہا ہے ان رہنماؤں نے نہ صرف حکومت افغانستان پر نکتہ چینی کی ہے بلکہ یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ سابق شاہ افغانستان سردار امان اللہ خان کو روما سے واپس بلایا جائے۔

افغانستان کی مشرقی سرحد پر ایک مستحکم اسلامی مملکت کے قیام سے اس سرحدی قبائل کے متعلق افغانستان کی قدیم پالیسی پر اثر پڑنا لازمی امر تھا۔ خط ڈیورنڈ کے مغرب میں جو قبائلی علاقے ہیں۔ ان پر افغانستان نے ہمیشہ اس طرح حکومت کی ہے کہ گویا وہ اس کا حصہ ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی وہ اس بات پر بھی زور دیتا رہا ہے کہ خط ڈیورنڈ سے مشرق کی جانب جو قبائل آباد ہیں انہیں آزادی ملنی چاہیئے۔ جب ہندوستان پر برطانیہ کی حکومت تھی اس وقت برطانوی علاقے کے قبائلیوں میں اثر و نفوذ حاصل کرنے کے لئے حکومت افغانستان ایک اسلامی طاقت کی حیثیت سے دہلی کی "دیسی" حکومت کی ہر اس کوشش کی مذمت کرتی تھی جس کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ افغانستان کو ان اضلاع میں چھاپے مارنے سے روکا جائے جہاں باقاعدہ نظم و نسق قائم ہو چکا ہے۔ اہل افغانستان نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ پاکستان بننے سے حالات بدل چکے ہیں۔ حکومت پاکستان نے قبائلی علاقوں سے اپنی باقاعدہ فوجیں واپس بلا لی ہیں اور قبائلیوں پر یہ امر واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ اچھے مسلمانوں کی حیثیت سے ان کا یہ فرض ہے کہ وہ پاکستان کی اسلامی

مملکت کی حمایت کریں۔ جس کا اب وہ حصہ ہیں۔ چنانچہ بنجر علاقوں میں رہنے والے قبائلیوں کو ایسی زمینوں پر آباد کرنے کی اسکیمیں تیار کی گئی ہیں۔ جہاں پر امن طریقوں سے اپنی روزی کما سکیں۔ ذرائع آبپاشی کی توسیع نیز ہلکی قسم کی صنعتیں قائم کرنے کے لئے برقابہ کی اسکیموں پر کام شروع ہو چکا ہے۔ اسی طرح تعلیمی اور طبی سہولتیں بہم پہنچانے کے سہ سالہ پروگرام پر بھی عمل ہو رہا ہے۔ یہ پالیسی بار آور ثابت ہوئی ہے اور ان قبائلیوں نے جو پاکستان کی سرحدوں میں رہتے ہیں۔ افغانستان کے ان دلائل کو سننے سے انکار کر دیا ہے جو "آزاد پٹھانستان" کی حمایت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ "آزاد پٹھانستان" کی یہ اسکیم اگر معرض عمل میں آجائے تو اس سے پاکستان کی دفاع سرحد کی قوت خطرناک حد تک کم ہو جائے گی۔ ایک کٹھ پتلی "پٹھانستان" کی اسکیم کی حمایت کرنے کی سب سے بڑی وجہ غالباً یہ ہے کہ حکومت افغانستان اپنے علاقے کے قبائلیوں کو وہ فوائد اور سہولتیں دینے سے قاصر ہے جو پاکستان اپنی طرف کے قبائلیوں کو بہم پہنچا رہا ہے۔ سرحد کے ان قبائلیوں کو اپنا طرفدار بنانے کے لئے ان دو اسلامی ریاستوں میں جو مسابقت جاری ہے۔ اس میں پاکستان کا پلہ بھاری ہے۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مسٹر جناح نے سیاسی بصیرت سے کام لیتے ہوئے سرحد کے متعلق ایک نئی پالیسی وضع کی۔ جس کو عملی جامہ پہنا کر ان کے پیرو اب فائدہ اٹھا رہے ہیں (ترجمہ [illegible])

مشرق وسطیٰ کا ٹیلیفونی مرکز

دمشق یکم مئی۔ مشرق وسطیٰ میں ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کا مرکز حیفہ کے بجائے شرق اردن میں واقع مقام المفرق ہوگا۔ یہ فیصلہ یہاں ایک ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کانفرنس میں ہوا جس کا رسمی اجلاس ختم ہوا ہے۔ (اسٹار)

سوڈانی باشندوں کی قومیت

قاہرہ یکم مئی۔ ایک سرکاری ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مصری قومیت کے متعلق جو نیا قانون منظور ہوا ہے اس کی رو سے مصر میں آباد سوڈانی باشندوں کو مصری سمجھا جائے گا۔ اور دوسرے مصری باشندوں کی طرح انہیں بھی حقوق حاصل ہوں گے۔ اور فرائض عائد ہوں گے۔ (اسٹار)

شاہ فاروق اپنے والد کی قبر پر

قاہرہ یکم اپریل۔ شاہ فاروق اپنے والد شاہ فواد اول کی تیرھویں برسی کے موقعہ پر ان کی قبر کی زیارت کو گئے۔ (اسٹار)

بولتی کتاب۔ جسے پڑھا نہیں سنا جائے گا!

برطانیہ کی دلچسپ ایجاد

لندن (ریڈیو سے) ایک اعلیٰ درجے کی ایجاد۔ کے لطیف ترین تخیلاتی اوصاف ان لفظوں سے وابستہ ہوتے ہیں جو تحریر میں نہیں آتے بلکہ صرف زبان پر رہتے ہیں۔ بچے بھی اچھی کہانیوں کو توجہ سے سنتے ہیں جو کسی کتاب سے نہیں بلکہ زبانی سنائی جاتی ہیں۔ اور ادب میں بھی سبق و قسم کی پابند نظمیں، کہانیاں اور نثر کے شاہ پارے موجود ہیں جو سیدھی سادی موسیقی یا پیرایہ انداز بیان کی حامل ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا زبانی مظاہرے کے ساتھ کوئی منظری مظاہرہ بھی ہو سکتا ہے کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ آنکھ کتاب پر رہے اور کان آواز کی طرف متوجہ رہیں۔ اور یہ دونوں بیک وقت ہوں؟

مسٹر نکولس سینڈ فورڈ کی ایجاد "بولتی کتاب" انہی سوالات کا جواب ہے۔ اس میں کتابیں بھی ہیں اور ریکارڈ بھی۔ اور یہ ایجاد ابتدائی طور پر کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ برطانیہ کے فلم ساز مسٹر آرتھر جے رینک ہر وقت اس تلاش میں رہتے ہیں کہ خواہ علم سے تعلق ہو یا نہ ہو تفریح اور تعلیم کی نت نئی صورتیں پیش کی جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس نئی ایجاد میں دلچسپی لی اور اسے مقبول بنانے کے لئے ڈیبی کے ذیلی پروڈکشن "پیج وینڈ لسن کمپنی" کا وجود عمل میں آیا۔

بولتی کتاب ایک باتصویر کتاب ہوتی ہے جس میں ایک عام گراموفون ریکارڈ موجود ہوتا ہے۔ ریکارڈ چلتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ تصویروں کا مطالعہ ہوتا ہے۔ ریکارڈ مناسب وقت پر صفحہ الٹنے کے لئے کہہ دیتا ہے۔ اس کتاب کو پچھلے سال کرسمس میں منظر عام پر لایا گیا اور یہ بہت بڑی تعداد میں بک گئی۔ پہلے پہل تین کتابیں شائع کی گئیں۔ ایک کا نام تھا "کرسمس کی پہلی صبح" دوسری کا نام تھا "خرم شہزادہ" یہ کہانی آسکر وائلڈ کی ہے۔ تیسری کتاب میں "جادو کے جنگل" کے عنوان سے پریوں کی ایک کہانی بیان کی گئی ہے۔ ان سب میں پس منظر کی موسیقی بھی موجود ہے۔

فرانسیسی زبان میں ان کتابوں کا ترجمہ ہو چکا ہے اور یہ ارادہ ہے کہ انہیں پچاس زبانوں میں منتقل کر دیا جائے۔

مسٹر سینڈ فورڈ کو یقین ہے کہ ان کی اس ایجاد سے مختلف ملکوں کی بین الاقوامی اور قومی جماعتوں کے تعلیمی منصوبوں کو تقویت حاصل ہوگی۔ کیونکہ اس کا مقصد صرف تفریح ہی نہیں۔ بلکہ یہ امید بھی کی جاتی ہے کہ اس سے بالغ جلد ہی پڑھنے لکھنے کے قابل ہو جائیں گے اور اعلیٰ درجے کے مطالعہ کے لئے کمپنی مختلف ملکوں کے ماہرین کی خدمات حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مسٹر سینڈ فورڈ کی تجویز ہے کہ اس سال چالیس کتابیں چھاپی جائیں۔ جن میں سے دس تفریحی ہوں اور پندرہ تعلیمی۔

بولتی کتاب کے فائدے بے شمار نظر آتے ہیں مثلاً ایک ہی مثال لیجئے۔ اس قسم کی کتاب جب کسی لائبریری میں زیر مطالعہ آئے تو طلباء اور دوسرے لوگوں کو بے چین کئے بغیر ہر ایک ہیڈ فون کانوں پر لگا کر کتاب سن سکیں گے۔ ایک اور امکان یہ ہے کہ اندھوں کو پڑھانے کے لئے ابھرے ہوئے حروف کی جو کتابیں ہوتی ہیں ان کے ساتھ زبانی علم بھی شامل ہو سکتا ہے۔ (ب۔ا۔ص)

عام انتخابات سے قبل صوبے کے نظم و نسق کو خائن اور بددیانت افسران سے بکلی پاک کیا جائے

حکومت سے مغربی پنجاب کے ایوان زراعت کا مطالبہ

لاہور ۳۰ اپریل۔ مغربی پنجاب کے ایوان زراعت نے ایک قرارداد کے ذریعے صوبے میں دفعہ ۹۲ الف کے نفاذ کو سراہتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ رشوت خور اور دیگر ناجائز طریقوں سے فائدہ اٹھانے والے افسران کے خلاف قانونی کارروائی جلد سے جلد مکمل کی جائے تا صوبے کا نظم و نسق ایک دفعہ خائن اور بددیانت افسران سے بکلی پاک ہو جائے۔ قرارداد میں ان لوگوں کے رویہ کی بھی شدید مذمت کی گئی ہے جو ایسے قابل مواخذہ افسران کی بدعنوانیوں پر پردہ ڈالنے کی غرض سے گورنر راج کی مخالفت کر رہے ہیں۔

ایوان زراعت کا ایک غیر معمولی اجلاس ملک فیروز خاں نون کی صدارت میں آج صبح وائی ایم سی اے ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں متعدد قراردادوں کے ذریعہ حکومت کو توجہ دلائی گئی۔ کہ وہ زمینداروں کے جائز مطالبات کو منظور کرکے ان کی حالت کو بہتر بنانے کی سعی کرے۔ ایک قرارداد میں اسمبلی اور وزارت کے توڑے جانے اور دفعہ ۹۲ الف کے نفاذ کو سراہا گیا۔ اس میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ آئندہ کے جو رقوم چندے وغیرہ کی صورت میں عوام سے وصول کی گئی ہیں ذمے دار لیڈروں سے ان کا حساب لیا جائے [illegible] عوام کی نمائندہ حکومت کا قیام اب بیشک ضروری ہے لیکن [illegible] کے دستور توڑا گیا ہے یہ بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ انتظامی خرابیوں اور بدعنوانیوں کا یکسر استیصال ہو جائے۔ تا دہ صورت حال پھر پیدا نہ ہونے پائے کہ جس کی بدولت ہم خود دفعہ ۹۲ الف کے نفاذ کا خیر مقدم کرنے پر مجبور ہوئے۔

ایک اور قرارداد میں مہاجرین کی آبادکاری کی موجودہ سکیم کو ناقابل عمل قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مہاجرین کو ان کی چھوڑی ہوئی جائیداد کا پورا پورا معاوضہ دیا جائے۔ متعدد قراردادوں کے ذریعے دیہات میں جبری ابتدائی تعلیم کے انتظام آبیانے کی شرح ۳۰ فیصدی اضافے کی منسوخی اور مہاجر ٹیکس کی وصولی میں شہری اور دیہاتی کی تفریق کو مٹانے پر بھی زور دیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ جلد سے جلد ان امور کی طرف توجہ دے اور زمینداروں کو ان کے جائز حقوق سے محروم نہ کرے۔ (سٹاف رپورٹر)

ہندوستان کے لئے مزید روسی گیہوں

نئی دہلی یکم مئی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور روس کے درمیان حال ہی میں تیسرے غذائی معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں۔ جس کی رو سے روس ہندوستان کو ۲ لاکھ ٹن گیہوں اور ۲۰ ہزار ٹن مکئی دے گا۔ اس کے بدلہ میں ہندوستان روس کو ۲۰ ہزار ٹن خام جوٹ اور ۸ ہزار ٹن چائے دیگا۔

ہندوستان اور روس کے درمیان پہلا معاہدہ گذشتہ جولائی میں ہوا تھا۔ جس کی رو سے روس نے ہندوستانی چائے کے بدلہ میں ۵ ہزار ٹن گیہوں دیا تھا دوسرا معاہدہ دو ماہ قبل طے ہوا تھا۔ جس کی رو سے ہندوستان کو جوٹ چائے اور کاسٹر آئل کے بدلہ میں ایک لاکھ ایک ہزار ٹن گیہوں ملنا تھا۔ (ا سٹار)

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کو ہدایت

ڈربن یکم مئی۔ بمبئی کے گورنر اور جنوبی افریقہ میں سابق ہندوستانی ایجنٹ جنرل نے جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ انہیں ہندوستان واپس پہنچانے کے متعلق حالات گورنمنٹ کی ہر کوشش کا [illegible] سے مقابلہ کریں۔

مسٹر منی لال گاندھی کے نام ایک پیغام میں راجہ مہاراج سنگھ نے کہا۔ کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانی باشندوں کی بہت بڑی اکثریت جنوبی افریقہ میں پیدا ہوئی وہ ان دشواریوں میں کام کرتے ہیں اس کے باوجود انکا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کریں۔

لبنان میں بڑھتی ہوئی قیمتیں

بیروت یکم مئی۔ حکومت لبنان عوام کو غذا بہم پہنچانے اور بڑھتے ہوئے اخراجات زندگی کا مقابلہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ قومی اقتصادیات کے وزیر نے ایک انٹرویو میں کہا کہ حکومت نے حال ہی میں ایک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں جس کی رو سے لبنان کو معمولی قیمت پر سالانہ ۲۵ ہزار ٹن گیہوں ملا کریگی انہوں نے یہ بیان کیا کہ لبنان کے ترکی کے ساتھ بھیڑوں ترکاریوں اور دودھ کی درآمد کے لئے ایک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں۔ (ا سٹار)

ہندوستان میں مشین کے لوزاروں کا کارخانہ قائم کیا جائیگا

نئی دہلی ۳۰ اپریل۔ ہندوستان میں مشینوں کے اوزاروں کا کارخانہ قائم کرنے کے لئے ایک سوئس فرم کے ساتھ گفت و شنید کامیابی کے ساتھ ختم ہو چکی ہے۔ کارخانے کی مالیت کا اندازہ بارہ کروڑ روپیہ لگایا گیا ہے اور اس سے جو سامان تیار ہو گا۔ اس کی قیمت کا اندازہ ۲ کروڑ روپیہ سالانہ کا لگایا گیا ہے۔ توقع ہے کہ یہ کارخانہ چار سال کے عرصہ میں تیار ہو جائے گا سمجھوتے میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ سوئس فرم کارخانے کے کام شروع کرنے کی تاریخ سے بیس سال تک کارخانے کے قائم کرنے میں مکمل ٹیکنیکل امداد دے گی۔ ہندوستانیوں کو تربیت دیگی اور کارخانے کی پیداوار کی نگرانی کرے گی۔ اس کو اس پروجیکٹ میں تھوڑا سا مالی منافع بھی ہو گا۔

سوئس فرم ایسے ہندوستانی مزدوروں، انجینیروں اور دوسرے ٹیکنیکل ملازمین کو سوئٹزرلینڈ میں تربیت دیگی جن کی کارخانہ کو ضرورت ہو گی۔ حکومت ہند ان تربیت پانے والوں کا سفر خرچ اور رہائش کا خرچ اٹھائے گی۔ تعلیم دینے کی کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔

یہ فرم ہندوستان میں بھی ایک ٹریننگ اسکول قائم کرے گی۔ اور ہندوستانی ملازمین کو اس طرح تعلیم دیگی کہ دس سال کے عرصہ میں اتنی تعداد حاصل ہو جائے کہ کارخانے میں کم از کم پچاس فی صدی ٹیکنیکل جگہوں پر ہندوستانی ملازم ہوں۔

شامی مالی معاہدے کو فرانسیسی اسمبلی منظور کریگی

دمشق ۲۹ اپریل۔ یہاں کے مالی حلقوں کو توقع ہے کہ فرانسیسی قومی مجلس عنقریب شامی فرانسیسی مالی معاہدے پر دستخط کر دے گی۔ شامی حکام اس معاہدے کو منظور کر چکے ہیں۔ (ا سٹار)

شامی فضائی افسر اعلیٰ بغداد جا رہے ہیں؟

بغداد ۳۰ اپریل۔ بغداد کا اخبار "الزمان" اطلاع دیتا ہے۔ کہ شامی فضائی افواج کے کمانڈر لفٹننٹ کرنل صلاح الدین خان عراقی فوجی سکولوں میں طلبا کی تربیت کے سوال پر گفتگو کرنے کے لئے عراق آنے والے ہیں۔ (ا سٹار)

گھریلو ضروریات کے لئے کوئلہ

لاہور ۳۰ اپریل۔ لاہور میں گھریلو ضروریات کے لئے سوفٹ کوک کا کچھ ذخیرہ موجود ہے۔ جسے پرمٹوں کے ذریعہ دو روپے سات آنے فی من کے حساب فروخت کیا جائے گا۔ پرمٹ حاصل کرنے کے لئے پراونشل فیول آفیسر صاحب ڈسٹرکٹ کلب لاہور کو درخواست دینی چاہیئے۔

لبنان میں غذا اور زراعت کی انجمن کی کانفرنس

بیروت ۲۹ اپریل۔ اقوام متحدہ کی غذا اور زراعت کی انجمن کی آئندہ منطقائی کانفرنس کی لبنان میں ہونے کی توقع ہے۔ (ا سٹار)

—— نئی دہلی ۲۹ اپریل۔ بہت سے غیر ملکی سفیر چھٹیاں گذارنے عنقریب دہلی سے کشمیر جانے والے ہیں۔ (ا سٹار)

پیرس کی ڈیموکریٹک کانفرنس

پیرس ۳۰ اپریل۔ کل یہاں جو کانفرنس شروع ہو رہی ہے۔ اس میں شرکت کرنے والوں میں ایشیا افریقہ اور یورپ کی عوامی کانگرس کی بین الاقوامی کمیٹی شامل ہے۔ اس کانفرنس کو کمنفارم کے زیر اثر "امن کانفرنس" کا جواب سمجھا جا رہا ہے۔ کل کی کانفرنس کے اہتمام کرنے والوں میں فرانس کے بائیں بازو کے اکثر گروہ، یورپی تحریک کا فرانسیسی حلقہ اور آزاد ٹریڈ یونین شامل ہیں۔ اس میں یورپی جمہور اور امریکہ دونوں کی نمائندگی ہوگی۔ لیکن روس کا کوئی نمائندہ نہیں ہوگا۔

برطانیہ کے جو نمائندے کانفرنس میں شرکت کر رہے ہیں۔ ان میں مشہور سائنسدان سر ہنری ڈیل شامل ہیں۔ جنہوں نے روس کی سائنسی جماعتوں کی ممبری سے سائنس کے متعلق روس کے ظالمانہ رویہ کے خلاف احتجاج میں علیحدگی اختیار کر لی تھی۔

پولینڈ کا تجارتی وفد مصر آئے گا

قاہرہ ۳۰ اپریل۔ پولینڈ کا ایک تجارتی وفد باہمی تجارتی سمجھوتے پر دستخط کرنے کے لئے جلد ہی مصر آئے گا۔ (ا سٹار)

—— ملبورن ۳۰ اپریل۔ آسٹریلیا کا اشکر سازی کی صنعت دنیا میں سب سے زیادہ ترقی پذیر ہونے کا مدعی ہے۔

عربوں کے اتحاد سے امریکہ اور برطانیہ کی دلچسپی

لندن ۳۰ اپریل۔ برطانیہ اور امریکہ دونوں حکومتیں ہر ایسی تحریک کی کامیابی میں دلچسپی رکھتی ہیں جو عرب عوام کی سماجی اور معاشی ترقی کے ذریعہ عرب اتحاد کو مستحکم کرنے کی کوشش کرے۔

لیکن یہ مسئلہ خود عرب ریاستوں کے طے کرنے کا ہے۔ کہ عرب اتحاد کس طرح زیادہ بہتر صورت میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔ آیا عرب لیگ کے منشور کے تحت موجودہ صورت حال کو قائم رکھ کر یا اس میں ترمیم کر کے۔

یہ اظہار رائے یہاں کے ایک ذمہ دار حلقے میں ایک یہودی اخبار کی اس افسانہ تراشی کی تردید کرتے ہوئے کیا گیا۔ کہ شاہ عبداللہ نے عرب لیگ کو توڑ دینے کی اینگلو امریکن کوشش کو روکنے کے لئے "شام عظمیٰ" کی اسکیم پیش کی ہے۔ ایک اور اطلاع میں برطانیہ پر الزام لگایا گیا ہے۔ کہ وہ "شام عظمیٰ" کی اسکیم کی حمایت کر رہا ہے۔ (ا سٹار)

پناہ گزینوں کے مسئلہ پر پہلے غور کیا جائے

عربوں کا اصرار

قاہرہ ۳۰ اپریل۔ عرب لیگ کے سیاسی محکمہ کے ڈائرکٹر مسٹر عبدالمنعم مصطفیٰ نے اخبار "الزمان" سے کہا کہ عربوں کے آپس درمیان یہ طے پایا ہے کہ پناہ گزینوں کے مسئلہ کا حل حاصل کرنے سے قبل وہ فلسطین کے سوال کے کسی اور پہلو پر غور نہیں کریں گے۔ توقع ہے کہ کل وہ یہاں سے لوزان کانفرنس میں شرکت کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ (ا سٹار)